انفطار/فطرت

سورہ نمبر 82

تنزیلی نمبر 19

آیات 19

پارہ 30

مکی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ انفطار/فطرت

تعارفی نوٹ

- **نام و معنی** ← **"الانفطار"** کا معنی پھٹ جانا/چاک ہو جانا؛ نام پہلی آیت کے لفظ سے ماخوذ۔

- **مکی/مدنی حیثیت** ← مکی بالاتفاق؛ **ابتدائی مکی دور** کے اسلوبِ انذار کی نمایاں سورت۔

- آیات کی تعداد ← 19 آیات، 1 رکوع۔

- **مرکزی موضوع** ← قیامت کے کائناتی انقلاب، انسان کا محاسبہ، اعمال کے اندراج، اور انجامِ ابرار و فجّار؛ آخر میں فرمانِ مطلقِ الٰہی کا اعلان: "وَالأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ"۔ ⚖️

- **ساخت/ڈھانچہ** ← تسلسلِ شرطیہ جملات "إِذَا..." (آیات 1–4) ← پھر عتابی خطاب "يَا أَيُّهَا الإِنسَانُ" (6–8) ← "کرامًا کاتبین" کی نگرانی (10–12) ← انجامِ ابرار/فجّار (13–16) ← "وما أدراك ما يومُ الدين/ثم ما أدراك..." کی تکرار سے ہیبت (17–18) ← جامع اختتامیہ (19)۔

- **ہم سیاق سورتیں** ← سورة التكوير (81) اور سورة الانشقاق (84) کے ساتھ قیامت کی **"تین تصویریں"؛** ساتھ ہی سورة المطفّفين (83) میں نامۂ اعمال/عدلِ معاملہ کی تفصیل۔ 🧭

فضیلت سورہ انفطار

- خواص القرآن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو جب اس کا نامہ اعمال دکھلایا جائے گا تو اللہ اسے رسوائی سے پناہ فراہم کرے گا اور اس کے شرم گاہ کو چھپا رکھے گا اور قیامت کے دن اس کی شان کو بہتر بنائے گا اور اگر پڑھنے والا قید خانے میں ہو یا قیدی ہو اور وہ خود پر آویزاں کرلے تو اللہ اس کی رہائی کو آسان بنادے گا اور وہ جس عالم میں ہوگا اور جس سے خوفزدہ ہوگا یا جس بارے میں اسے ڈرایا جارہا ہوگا ان سب سے چھٹکارا پاجائے گا اور اللہ کے حکم سے جلد ہی اس کی حالت درست ہوجائے گی۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ ثواب الاعمال)

- امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ بارش کے وقت پڑھے گا تو اللہ ہر قطرے کے مطابق جو برسے گا اس شخص کی مغفرت فرمادے گا اور اگر اس سورے کو آنکھ پر پڑھا جائے تو نظر کو تقویت ملتی ہے اور قدرتِ خداوندی سے آشوب اور پردہ ختم ہوجاتا ہے۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ تفسیر البرہان۔)

وقتِ نزول

- یہ سورہ مشہور قول کے بنا پر ابتدائی مکی سورۃ ہے، اور چونکہ اس کا ربط سورہ تکویر و انشقاق کے ساتھ خاص ہے تو اس لیے یہ تینوں سورتیں ایک ساتھ رکھی گئی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آسمان پھٹ گیا

1۔ اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔
(جالندھری)

❶ «إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ»
جب آسمان پھٹ جائے گا۔
(الانشقاق، 84:1)

❷ «وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ»
جب آسمان (چھلکے کی طرح) کھینچ اتارا جائے گا۔
(التکویر، 81:11)

❸ «وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ»
جب آسمان شگافتہ کر دیا جائے گا۔
(المرسلات، 77:9)

❹ «وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ»
آسمان پھٹ جائے گا اور بے طاقت ہو جائے گا۔
(الحاقّة، 69:16)

❺ «فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ»
جب آسمان پھٹ جائے گا اور گلابی تیل جیسے رنگ کا ہو جائے گا۔
(الرحمن، 55:37)

❻ «وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا»
آسمان کھول دیا جائے گا، دروازے بن جائیں گے۔
(النبأ، 78:19)

❼ «وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ»
جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے گا۔
(الفرقان، 25:25)

لفظی ترجمہ

- **إِذَا** ← جب
- **السَّمَاءُ** ← آسمان
- **انفَطَرَتْ** ← پھٹ گیا / چاک ہو گیا

بامحاورہ ← "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

شانِ نزول / تاریخی پس منظر

مکّی عہدِ اوّل کی تنبیہی فضا: شرک، غفلت اور معاد کے انکار کے جواب میں کائناتی الٹ پھیر کے مناظر۔

یہ آیت انسان کو جھنجھوڑتی ہے کہ جس چھت کے سائے میں تم خود کو مامون سمجھتے ہو، وہی چھت ایک لمحے میں پھٹ سکتی ہے؛ لہٰذا اصل سہارا **امانِ الٰہی** اور **عملِ صالح** ہے، نہ کہ ظاہری اسباب۔

دل میں یہ ورد کہ *"اے رب! جس دن آسمان چاک ہوگا، تو مجھے اپنی رحمت کے پردے میں لے لے — "*خوف اور امید کا توازن۔

آیت **کونی ڈِس آرڈر** کی طرف اشارہ کرتی ہے(cosmic breakdown) ؛ اس کا مخصوص "کیسے" ہمارے قائمہ ماڈلز سے ماورا ہو سکتا ہے۔ مقصد **morale alarm** ہے، نہ سائنسی فارمولا۔

2۔ وَ اِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ﴿۲﴾

اور جب ستارے بکھرجائیں گے۔

(وحیدالدین)

➊ «إِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ»
جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔
(التکویر، 81:2)

➋ «فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ»
پھر جب ستارے مٹا دیے جائیں گے۔
(المرسلات، 77:8)

➌ «وَخَسَفَ الْقَمَرُ • وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ»

چاند بے نور کر دیا جائے گا اور سورج و چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے۔
(القیامة، 8:75–9)

④ «فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ»
میں ستاروں کے ٹھکانوں کی قسم کھاتا ہوں (کونی نظم کی طرف اشارہ)۔
(الواقعة، 56:75)

✨ **لفظی ترجمہ**

- **وَإِذَا** ← اور جب
- **الْكَوَاكِبُ** ← ستارے/اجرامِ روشن
- **انْتَثَرَتْ** ← بکھر گئے/چھوٹ کر منتشر ہو گئے

بامحاورہ ← "اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔"

📖 "انتثار" معنی (متفرق ہونا) اور دُلہا و دُلہن پر جو چیز پھینکی جاتی ہے اسے بھی "نثار" کہتے ہیں۔ (تفسیر نور)

💡 "الکواکب" کہنا بتاتا ہے کہ جو اجسام **روشنی اور رہنمائی** کی علامت ہیں، وہ بھی بکھر جائیں گے؛ یعنی **کونی نظم** جس پر انسان نازاں تھا، خود اس کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ یہ آیت انسان کے **اعتمادِ کائنات** کو **اعتمادِ رب** کی طرف موڑتی ہے۔

← جن چیزوں سے ہم سمت پاتے ہیں (ستاروں کی رہنمائی)، وہ بھی قیامت میں بکھر جائیں گی؛ لہٰذا ابدی سمت یوں متعین ہو کہ **عمل نامہ** سنور جائے، نہ کہ دنیاوی علامتوں پر بھروسا۔

🕊️ **روحانی پہلو**

ذکر »**يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ** ← "«
جس دن فلکی نظم بکھرے، دل ثابت رہے۔

⚛️ اشارہ **cosmic breakdown** کی طرف ہے—ستاروں کے فیوژن/روشنی کے خاموش ہونے، مداراتی نظم کے collapse، یا بصری آسمان کی structure-loss جیسی صورتیں ممکن ہیں؛ مگر مقصد نصیحت ہے، فارمولہ نہیں۔

✏️ **کیسے ہوگا؟ اس پر کچھ خیالات سورہ تکویر میں پیش کر آئے، عین ممکن ہے، جیسا کہ کائنات پھیل رہی ہے، اور ہر ستارہ ایک دوسرے**

سے دور ہوتا جا رہا ہے، اور جب قیامت کا وقت آئے گا تو یقینا اس کائنات کا ٹائیم – اسپیس fabric ہی پھٹ جائے گا (یعنی آسمان پھٹ جائے گا)، تو پھر ہر چیز اپنا توازن کھو بھیٹے گی۔ (واللہ اعلم)

3۔ وَ إِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾

اور جب سمندرپھاڑ دیے جائیں گے۔

(اسرار احمد)

➊ «وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ»
جب سمندر دہکا دیے جائیں/بھڑکا دیے جائیں۔
(التکویر، 81:6)

➋ «وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ»
بھرا ہوا/دہکتا ہوا سمندر۔
(الطور، 52:6)

➌ «مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ • بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ»
دو سمندر چھوڑے که ملتے ہیں، ان کے درمیان پردہ ہے؛ قیامت میں یه پردہ اُٹھنے کی طرف اشارہ سمجھا گیا۔
(الرحمن، 55:19–20)

➍ «وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا»
(نوح کے سیلاب میں) ہم نے زمین کے چشمے پھاڑ دیے؛ ف-ج-ر ہی مادّہ۔
(القمر، 54:12)

لفظی ترجمہ

- **وَإِذَا** ← اور جب
- **الْبِحَارُ** ← سمندر
- **فُجِّرَتْ** ← پھاڑ دیے جائیں/پھوٹ نکال دیے جائیں/بہا دیے جائیں (زور کے ساتھ)

بامحاورہ ” ← اور جب سمندر پھاڑ کر (اُبال کر/چھوڑ کر) بہا دیے جائیں گے۔“

جس پانی سے زندگی ہے، اسی کے **سیلابِ بے مہار** میں انسان کی سب ”حد بندیوں“ کا بھرم کھل جائے—دنیا کی بندشیں و منصوبے ایک دن **الٰہی امر** کے آگے ختم ہو جائیں گے۔

‼️ ایک ہی مادّہ **ف-ج-ر**:
فَجْر (روشنی کا پھوٹنا) ← **فُجِّرَت** (پانی کا پھوٹنا) ← **فُجَّار** (حد پار کرنے والے)؛
سورہ کے وسط میں **الأبرار/الفجّار** (13–14)آئے گا—لفظی/معنوی ربط بتاتا ہے :**جس دن سمندر بندشیں توڑیں گے، اسی دن "فُجّار" کی اخلاقی بندشیں بھی بے نقاب ہوں گی۔** ⭕

❓ **اعتراض" :**یہاں 'فُجِّرَتْ' اور تکویر میں 'سُجِّرَتْ'—کبھی پھاڑ دینا، کبھی دہکا دینا؛ کیا تعارض نہیں؟"

✅ **جواب :**تعارض نہیں؛ دو **مراحل/پہلو** بیان ہوئے ہیں: بندشیں ٹوٹیں گی، پانی بے قابو ہوگا؛ اور بحری/ارضی حرارت سے دہک بھی اٹھے گا۔ قرآن ایک ہی واقعہ کے **متعدد مناظر** سامنے لاتا ہے تاکہ **کُل اِنقلاب** ذہن نشین ہو۔

⚛️ "فُجِّرَتْ/سُجِّرَتْ" سے **hydrosphere + geosphere** کے collapse اور حرارتی اضافہ tectonic upheaval/کا امکان **اشارہ** بنتا ہے؛ مگر آیت **اخلاق الارم** ہے، طبیعیات کا سبق نامہ نہیں۔

🕊️ ورد : " **يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ**".
اردو ترجمہ ← " اے ہمیشہ زندہ، اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں؛ میرے تمام معاملات سنوار دے، اور مجھے ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔"
← دل و فیصلہ استوار رہے جب سب بندشیں ٹوٹیں۔

4۔ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾

اور جب قبریں الٹ پلٹ کر دی جائیں گی۔
(اظہر)

لفظی ترجمہ

- **وَإِذَا** ←اور جب
- **الْقُبُوْرُ** ←قبریں

- **بُعْثِرَتْ** ←اُلٹ دی جائیں/کھود ڈالی جائیں/کھنگال دی جائیں
بامحاورہ " ←اور جب قبریں اُلٹ پلٹ کر دی جائیں گی (ان کا اندرونہ باہر نکال دیا جائے گا)۔"

🔍 **لغوی و صرفی تحقیق**

- **بُعْثِرَتْ** ←رباعی مادّہ **ب-ع-ث-ر**؛ وزن **فُعْلِلَتْ** (ماضی مجہول/مؤنث واحد)؛ معنی: الٹ پلٹ دینا، اندر کی چیزیں باہر نکال پھینکنا، کھود کر سب کچھ آشکار کرنا۔
- لطیفِ لفظی ربط ← **بَعْثَرَ** (اُلٹ کر نکالنا) اور **بَعْث** (اٹھانا/زندہ کرنا) ہم آواز ہیں؛ یہاں قبروں کی **بعثرة**، آگے عمومی **بعث** کی طرف اشارہ۔
- **بَعْثَرَة ← بَعْث**: قبروں کی **بعثرة** (کھول دینا) قیامت کے **بعث** (اٹھانا) کا پیش لفظ ہے—پہلے پردہ ہٹے گا، پھر حاضری ہوگی۔

قبروں کا الٹنا اعلان ہے کہ **چھپاؤ** ختم—جسم بھی، اعمال بھی، نیتیں بھی سامنے۔ اس دن کوئی سہارا قبر نہیں، صرف **عملِ صالح** اور **رحمتِ الٰہی**۔

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ "
ترجمہ " اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا/مانگتی ہوں قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے، اور مسیحِ دجال کے فتنہ سے۔" (نسائی:5506)

❓ **اعتراض**: جن کی لاشیں مٹی/سمندر/آگ میں مٹ گئیں، ان کی "قبریں" کیا؟
جواب: آیت **انکشافِ مخفی** کی خبر دیتی ہے؛ قرآن واضح کرتا ہے: «أَيَحْسَبُ الإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ • بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ» (القيامة، 75:3–4) — خالقِ کائنات اجزاء کو جمع کرنے پر قادر ہے؛ "قبر" یہاں **مدفن/مقامِ اخفاء** کے عموم میں ہے۔

5۔ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ﴿۵﴾

(اُس وقت) ہر جان جان لے گی کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔

(اسرار احمد)

«عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ»
ہر جان جان لے گی جو (اعمال) وہ حاضر لائی ہوگی۔
(التکویر، 81:14)

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ
اور ہم لکھ رہے ہیں جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اور جو اثرات وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔
(یٰس، 36:12)

«يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنكُمْ خَافِيَةٌ»
اس دن تم پیش کیے جاؤ گے، تم میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے گی۔
(الحاقّة، 69:18)

«وَوُضِعَ الْكِتَابُ ... لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا»
اعمال نامہ رکھا جائے گا... کوئی چھوٹی بڑی چیز چھوڑے گی نہیں۔
(الکهف، 18:49)

«يُنَبَّأُ الإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ»
انسان کو بتا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔
(القيامة، 75:13)

«فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ • وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ»
(الزلزلة، 99:7–8)

(د) مرنے کے بعد جاری اثرات (اچھے/برے سلسلے)
«مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً... وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً...»
جو اچھی/بری راہ جاری کرے اس کا اجر/وزر اس کے بعد جاری رہتا ہے۔
(صحیح مسلم: کتاب الزکاة)

abc **عَلِمَتْ** ← جان لے گی/سمجھ لے گی
- **نَفْسٌ** ← ہر جان/ہر شخص
- **مَا قَدَّمَتْ** ← جو اس نے آگے بھیجا (پہلے کیے ہوئے اعمال)
- **وَأَخَّرَتْ** ← اور جو پیچھے چھوڑا (اثر/ورثہ/مؤخر کیے ہوئے کام)

بامحاورہ ← "ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑ گیا۔"

قَدَّمَتْ ← بابِ تفعیل (ق-د-م)، "آگے بھیجنا/مہیا کرنا"؛ **عرفِ قرآن میں** ***آخرت کے لیے آگے بھیج دینا۔***

أَخَّرَتْ ←بابِ تفعیل (أ-خ-ر)، ”مؤخر کرنا/پیچھے چھوڑ جانا“؛ **دو مفاہیم:**
1. وہ اثرات/روایات/سلسلے جو انسان کے بعد بھی جاری رہیں (نیکی/بدعت)۔
2. وہ کام جو کر سکتا تھا مگر **ٹالتا** رہا(Opportunity cost) ۔

- **انسان نے جو کام کیے: اس کو اس کا اجر ملے گا۔**

اور انسان کو جو کام (اپنی قابلیت/صلاحیت کے مطابق) کرنے چاہیے تھے، وہ نہیں کیے، اس کی اس کو پشیمانی ہوگی اور محاسبہ بھی ہوسکتا، کہ تجھے تو بھیجا ہی اس کام کے لیے تھا، تو پھر کیوں؟

یا جو کام نہیں کرنے چاہیے تھے وہ کیے تو وہ (کیا پیچھے چھوڑا) کے زمرہ میں آجائیں گے۔

- **یعنی، نیک اعمال انسان آگے بھیجتا ہے، کو وہ اعمال خود مجسم ہوکر اس کی گواہی دیں گے (حسابا یسیرا، 84:8)، اور اسکے جنت تک کا راستہ آسان کردیں گے۔**

اور بُرے اعمال، اور ریاکاری، اور opportunity lost سب انسان پیچھے چھوڑ آتا، جو ایک بھاری وزن کی طرح انسان کے اوپر بوجھ ہوں گے، کہ جسکی ایک ایک پائی کا، ایک ایک ذرہ کا اس کو حساب دینا ہوگا، اور اسکی مدد کے لیے کوئی نہ ہوگا، بلکہ اعضاء و جوارح خود اس کے خلاف ہوجائیں گے۔

- یہ آیت **ذاتی جواب دہی** کا اعلان ہے:

”قدّم ← ”**کِیا ہوا عمل**؛

”أخّر ← ”**چھوڑا ہوا/پیچھے چلتا اثر** یا **مؤخر کر کے ضائع کیا ہوا عمل**۔

یوں محاسبہ صرف *کئے گئے کام* پر نہیں، *چُھوڑے ہوئے موقع* اور *بعد از مرگ اثرات* پر بھی ہوگا۔

تفسیر مجمع البیان میں ایک شخص بارگاہِ نبوت میں کھڑا ہوا اور لوگوں سے مدد طلب کی تو سب لوگ خاموش رہے۔ اس موقع پر ایک صحابی نے اس سائل کو کوئی چیز عطا کی پھر باقی اصحاب نے بھی اس کی پیروی میں کچھ نہ کچھ دے دیا۔
پیغمبر اکرمﷺ نے اس موقع پر فرمایا: جس شخص نے کسی نیک سنت کی بنیاد رکھی اور اس کی پیروی میں دوسروے لوگ چلنے لگیں تو وہ اپنا اجر بھی محفوظ رکھتے ہیں لیکن اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اُسے بھی اجر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کی پیروی کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی ہو، اور جس شخص نے ایک برائی کی سنت رکھی اور لوگ اس کی پیروی کرنے لگیں، ان کے گناہوں کے برابر بھی اس کا گناہ ہے بغیر اس کے کہ پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔ (تفسیر نورالثقلین ج9، ص 201، اردو)

»اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا «
ترجمہ " اے اللہ! میرا حساب آسان کر دے۔"

﴿ ۔۔رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (اعراف، 7:23)

یاایہا الانسان

6- یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾

اے انسان، تجھ کو کس چیز نے اپنے ربِ کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔
(وحیدالدین)

«يَا أَيُّهَا الإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ»
اے انسان! تو اپنے رب کی طرف کوشش کرتا ہوا جا رہا ہے، سو اس سے ملاقات کرے گا۔
(الانشقاق، 84:6)

«فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الغَرُورُ»
دنیا دھوکے میں نہ ڈالے، اور اللہ کے بارے میں (شیطان) تمہیں فریب نہ دے۔
(لقمان، 31:33)

«إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الحَيَاةُ الدُّنْيَا...»

یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے؛ دنیا دھوکے میں نہ ڈالے۔
(فاطر، 35:5)

«...وَغَرَّتْكُمُ الأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الغَرُورُ»
تمہیں آرزوؤں نے دھوکے میں رکھا... اور تمہیں اللہ کے بارے میں (شیطان) نے دھوکہ دیا۔
(الحدید، 57:14)

«يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا»
شیطان فریب وعدے دیتا ہے۔
(النساء، 4:120)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **يَا أَيُّهَا** ← اے... (توجہ دلانے والا ندا)
- **الإِنسَانُ** ← انسان
- **مَا غَرَّكَ** ← کس چیز نے تجھے دھوکے میں ڈالا/الجھا دیا
- **بِرَبِّكَ** ← تیرے رب کے بارے میں
- **الْكَرِيمِ** ← (جو) نہایت کریم ہے

بامحاورہ ← " اے انسان! تجھے اپنے ربِّ کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا؟"

📖 **"غر"۔** غرور سے بمعنی غفلت و مغرور۔ (تفسیر نور)

✏️ **سورہ انشقاق میں بھی اسی انداز سے شروع کی تمہید کے بعد آیت 6 سے "یاایھا الانسان" کہہ کر مخاطب کر کے بات آگے بڑھاتی ہے۔**

💡 انسان رب کے **کرم/حلم** کو دیکھ کر گمان کر بیٹھتا ہے کہ شاید مواخذہ نہیں ہوگا؛ آیت اس **نفسی غلط فہمی** کو توڑتی ہے۔ "کریم" کہنا **ڈانٹ میں نرمی** بھی ہے: رب تو کریم ہے—تو پھر تو کیوں دھوکے میں ہے؟

← اصل سوال یہ ہے: "میرا self-deception کیا ہے؟" ← صحت/رزق/مہلت کو "approval" سمجھ لینا؛ جبکہ یہ سب **امتحان** ہیں۔

❓ **اعتراض:** اگر **اللہ "کریم"** ہے تو پھر دھوکے میں پڑنا تو اسی کرم سے ہوا؟

✅ **جواب** :کرم **ہدایت/توبہ** کا در کھولتا ہے؛ دھوکہ **شیطان/نفس** سے ہے۔ اسی لیے قرآن نے خبردار کیا: "ولا یغرنکم باللہ الغرور" ← کرم کو **جرأتِ معصیت** بنا لینا خود ساختہ فریب ہے، کرم نہیں۔

← Grace ≠ Green Light ← نعمت/کامیابی کو approval نہ سمجھیں؛ اس کے **حقوق** ادا کریں۔

🌙 [امام علی، نہج البلاغہ ، خطبہ 220](#)

(آیت ﴿يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾" :اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے پروردگار کریم کے بارے میں دھوکا دیا" کی تلاوت کے وقت ارشاد فرمایا)

"یہ شخص جس سے یہ سوال ہو رہا ہے جواب میں کتنا عاجز اور یہ فریب خوردہ عذر پیش کرنے میں کتنا قاصر ہے! وہ اپنے نفس کو سختی سے جہالت میں ڈالے ہوئے ہے۔

اے انسان! تجھے کس چیز نے گناہ پر دلیر کر دیا ہے؟ اور کس چیز نے تجھے اپنے پروردگار کے بارے میں دھوکا دیا ہے؟ اور کس چیز نے تجھے اپنی تباہی پر مطمئن بنا دیا ہے؟ کیا تیرے مرض کیلئے شفا اور تیرے خواب (غفلت) کیلئے بیداری نہیں ہے؟کیا تجھے اپنے پر اتنا بھی رحم نہیں آتا جتنا دوسروں پر ترس کھاتا ہے؟ بسا اوقات تو جلتی دھوپ میں کسی کو دیکھتا ہے تو اس پر سایہ کر دیتا ہے یا کسی کو درد و کرب میں مبتلا پاتا ہے تو اس پر شفقت کی بنا پر تیرے آنسو نکل پڑتے ہیں، مگر خود اپنے روگ پر کس نے تجھے صبر دلایا ہے؟ اور کس نے تجھے اپنی مصیبتوں پر توانا کر دیا ہے اور خود اپنے اوپر رونے سے تسلی دے دی ہے؟ حالانکہ سب جانوں سے تجھے اپنی جان عزیز ہے اور کیونکر عذاب الٰہی کے رات ہی کو ڈیرے ڈال دینے کا خطرہ تجھے بیدار نہیں رکھتا؟ حالانکہ تو اپنے گناہوں کی بدولت اس کے قہر و تسلط کی راہ میں پڑا ہوا ہے۔

دل کی کوتاہیوں کے روگ کا چارہ عزم راسخ سے، آنکھوں کے خواب غفلت کا مداوا بیداری سے کرو، اللہ کے مطیع و فرمانبردار بنو اور اس کی یاد سے جی لگاؤ۔ ذرا اس حالت کا تصور کرو! وہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے اور تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو اور وہ تمہیں اپنے دامن عفو میں لینے کیلئے بلا رہا ہے اور

اپنے لطف و احسان سے ڈھانپنا چاہتا ہے اور تم ہو کہ اس سے روگرداں ہو کر دوسری طرف رخ کئے ہوئے ہو۔

بلند و برتر ہے وہ خدائے قوی و توانا کہ جو کتنا بڑا کریم ہے اور تو اتنا عاجز و ناتواں اور اتنا پست ہو کر گناہوں پر کتنا جری اور دلیر ہے، حالانکہ اسی کے دامن پناہ میں اقامت گزیں ہے اور اسی کے لطف و احسان کی پہنائیوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس نے اپنے لطف و کرم کو تجھ سے روکا نہیں اور نہ تیرا پردہ چاک کیا ہے، بلکہ اس کی کسی نعمت میں جو اس نے تیرے لئے خلق کی، یا کسی گناہ میں کہ جس پراس نے پردہ ڈالا، یا کسی مصیبت و ابتلا میں کہ جس کا رخ تجھ سے موڑا، تو اس کے لطف و کرم سے لحظہ بھر کیلئے محروم نہیں ہوا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب تو اس کی معصیت کرتا ہے تو پھر تیرا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اگر تو اس کی اطاعت کرتا ہوتا۔

خدا کی قسم!اگر یہی رویہ دو ایسے شخصوں میں ہوتا جو قوت و قدرت میں برابر کے ہم پلہ ہوتے (اور ان میں سے ایک تو ہوتا جو بے رخی کرتا اور دوسرا تجھ پر احسان کرتا) تو تُو ہی سب سے پہلے اپنے نفس پر کج خلقی اور بد کرداری کا حکم لگاتا۔

سچ کہتا ہوں کہ دنیا نے تجھ کو فریب نہیں دیا بلکہ تو خود (جان بوجھ کر) اس کے فریب میں آیا ہے۔ اس نے تو تیرے سامنے نصیحتوں کو کھول کر رکھ دیا اور تجھے (ہر چیز سے) یکساں طور پر آگاہ کر دیا۔

جب زمین زلزلہ میں اور قیامت اپنی ہولناکیوں کے ساتھ آ جائے گی اور ہر عبادت گاہ سے اس کے پجاری، ہر معبود سے اس کے پرستار اور ہر پیشوا سے اس کے مقتدی ملحق ہو جائیں گے تو اس وقت فضا میں شگاف کرنے والی نظر اور زمین میں قدموں کی ہلکی چاپ کا بدلہ بھی اس کی عدالت گستری و انصاف پروری کے پیش نظر حق و انصاف سے پورا پورا دیا جائے گا۔ اس دن کتنی ہی دلیلیں غلط و بے معنی ہو جائیں گی اور عذر و معذرت کے بندھن ٹوٹ جائیں گے۔ تو اب اس چیز کو اختیار کرو جس سے تمہارا عذر قبول اور تمہاری حجت ثابت ہو سکے۔ جس دنیا سے تم نے ہمیشہ بہرہ یاب نہیں ہونا اس سے وہ چیزیں لے لو جو تمہارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔ اپنے سفر کیلئے تیار رہو، (دنیا کی ظلمتوں میں) نجات کی چمک پر نظر کرو اور جدوجہد کی سواریوں پر پالان کس لو۔

»اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ«

ترجمہ ← " اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے، تیری عافیت کے پلٹ جانے سے، تیری اچانک پکڑ سے، اور ہر طرح کے غضب سے۔"

‼️ اگر اس سوال کا جواب آپ کے دل میں یہی آئے" : **کچھ نہیں، اے رب! مجھے کسی چیز نے دھوکے میں نہیں رکھا—میں تیری طرف پلٹتا ہوں** "

←تو آیت کا مقصد پورا ہو گیا۔ ⭕

7۔ الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾

(وہ ربِّ کریم) جس نے تمہیں خلق کیا، پھر سنوارا، پھر اعتدال بخشا۔

(اظھر)

«الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى»
(وہ) جس نے پیدا کیا پھر درست تناسب دیا۔
(الأعلى، 87:2)

«لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ»
ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں بنایا۔
(التين، 95:4)

«وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا»
نفس کی قسم اور اس کے توازن پر۔
(الشمس، 91:7)

«هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ»
رحمِ مادر میں جیسی چاہے صورت دیتا ہے۔
(آلِ عمران، 3:6)

«وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا»
ہر چیز کو پیدا کیا اور اندازہ باندھا۔
(الفرقان، 25:2)

«فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ»
بھرپور برکت والا ہے اللہ، سب سے بہترین بنانے والا۔
(المؤمنون، 23:14)

🌱

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **الَّذِي** ←وہ (ربِّ کریم)
- **خَلَقَكَ** ←جس نے تجھ کو پیدا کیا
- **فَسَوَّاكَ** ←پھر تجھے ٹھیک ٹھاک بنایا/درست تناسب میں رکھا
- **فَعَدَلَكَ** ←پھر تجھے متوازن/سیدھا کیا (ہیئت و مزاج میں اعتدال دیا)

بامحاورہ ← ” (وہ ربِّ کریم) جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر سنوارا، پھر اعتدال بخشا۔“

💡 آیت انسان کو اپنے **وجودی ثبوت** سے پکڑتی ہے: تمہاری ساخت بذاتِ خود **کرم + حکمت** کی دلیل ہے؛ لہٰذا **غرورِ نفس** کی گنجائش نہیں۔ ”سَوَّاكَ… عَدَلَكَ“ بتاتا ہے کہ انسان کا **ڈیزائن** محض خوب صورتی نہیں، **فنکشنل اعتدال** بھی ہے—قوتوں کی سیدھی سمت۔

❓ پھر پیدائشی نقائص/امتیازات کیوں؟“

✅ **جواب**: قرآن کا بیان **اصلِ نوعی اعتدال/قابلیت** پر ہے؛ **فردی تفاوت** آزمائش/حکمت کے تحت ہے: «وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ» (فاطر، 35:39)؛ ذمہ داری **استطاعت** کے مطابق ہے: «لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا» (البقرة، 2:286)۔ پس یہ آیت **احسانِ تخلیق** اور **اخلاقی ذمہ داری** جتاتی ہے، نفیِ تفاوت نہیں کرتی۔

✏️ **ایک تفسیر یہ بھی ہوسکتی کہ اللہ تعالٰی یہاں پوری انسانیت کے متعلق عرفہ عام میں بات کر رہے، کہ انسان کی ساخت اپنی نوع میں سنور کر پرفیکٹ ہے۔**

پر "تمہیں" ایسا کیوں بنایا اس کے پیچھے اللہ کی حکمت کے تحت کئی اسباب ہوسکتے ہیں۔ ہوسکتا بندے کی اپنی خواہش ہو کہ اللہ مجھے ایسا بنا، ہوسکتا ماں باپ کا اس میں عمل دخل ہو، جس کا حساب بہرحال قیامت دن ہونا ہے (یعنی اولاد پرفیکٹ پیدا ہوئی تو ماں باپ بول سکتے، ہم نے تمہاری ولادت کے لیے ہر چیز کا خاص خیال رکھا، دن، وقت، موسم، دعائیں، صحت، غذا... یا اگر

اولاد کم- پرفیکٹ پیدا ہوئی تو وہ اولاد ماں باپ سے پوچھ سکتی کہ تم نے میری ولادت میں بے احتیاطی سے کام کیوں لیا (واللہ اعلم). ہوسکتا معاشرہ یا کسی ملک کے بادشاہ کا قصور ہو، جیسے کسی ملک پر اٹامک بم گرایا جائے، جس کی وجہ سے نسلیں ایبنارمل پیدا ہوں، تو یقینا کوئی شخص / یا اشخاص اس میں قصوروار ہیں جن کا انہیں حساب دینا ہے۔

⚛️ آیت **(teleology غایت)** کی طرف اشارہ دیتی ہے: ساخت میں **تناسب** مقصودیت کا پتہ دیتا ہے۔ قرآن مقصد **اخلاقی بیداری** رکھتا ہے، نہ کہ بایولوجیکل تفصیل۔

🧔 میری پیدائش سے لے کر میرا مزاج، عقل، اعضاء—سب **کسی قصد** کے ساتھ ہیں۔ اگر *ڈیزائن* ربّانی ہے تو **ڈائریکشن** بھی ربّانی ہونی چاہیے: عبادت، عدل، اور شکر۔

🕊️ **»اللَّهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي «**
ترجمہ " اے اللہ! جس طرح تو نے میرا خَلق (جسم) خوب بنایا، اسی طرح میرا خُلق (اخلاق) بھی خوب بنا دے۔"
(یہ دعا آئینہ دیکھتے وقت/خود سنوارنے کے موقع پر منقول ہے۔)

8۔ فِيٓ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ﴿۸﴾

اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔
(جالندھری)

«هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ»
وہی تمہیں رحمِ مادر میں جیسی چاہتا ہے صورت دیتا ہے۔
(آلِ عمران، 3:6)

«يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ»
وہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تین تاریک پردوں کے اندر تمہیں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے۔
(الزمر، 39:6)

«ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً ... ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ»
نطفه، پھر علقه... پھر ایک دوسری تخلیق۔
(المؤمنون، 23:14)

«وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ»
ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں بنایا۔
(التین، 95:4)

«مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ • ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ • ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ»
اندازہ باندھ کر بنایا، راستہ آسان کیا...
(عبس، 80:19–21)

🔤 لفظی ترجمہ

- **فِي** ← میں/کے اندر
- **أَيِّ صُورَةٍ** ← کسی بھی شکل/صورت میں
- **مَا شَاءَ** ← جس طرح وہ چاہے
- **رَكَّبَكَ** ← اس نے جوڑ کر بنا دیا/ترکیب دے دی

بامحاورہ "←جس صورت میں اس نے چاہا، اسی میں اس نے تمہاری ساخت جوڑ دی۔"

🔍 لغوی و صرفی تحقیق

- **صُورَة** (ج: صُوَر) ← ہیئت/ڈھانچا/شکل؛ جسمانی سانچہ، اور بالوسع **ترکیبِ خصائص/مزاج** بھی۔
- **ما شاء** "←ما" کو اکثر نحویّون **موصوله/مصدرية** مانتے ہیں؛ مفہوم: جیسے *اس نے چاہا/اس کی مشیّت کے مطابق*۔
- **رَكَّبَ** (ر-ك-ب) ← جوڑنا، اجزاء سے ترکیب بنانا؛ اسی سے **تَرکیب، مُرکَّب**۔ یہاں رحمِ مادر میں *genes, tissues, organs* کی سطح پر جوڑ توڑ کا عمومی بیان۔

💡 میری ہستی *اتفاقی پَس از پَس جوڑ* نہیں؛ مجھے **مقصود کے ساتھ** جوڑا گیا ہے۔ لہٰذا زندہ مقصد بھی **رب سے متعین** ہو: *شکر، عدل، اور بندگی*۔

📖 **فَعَدَلَکَ**: پھر ان اعضاء میں سے کوئی عضو کسی اور عضو سے متصادم نہیں ہے بلکه ہر عضو دوسرے عضو کے لیے معاون ہے۔ مثلاً ایک لقمه، شکم تک پہنچانے میں بیرونی و داخلی اعضاء ایک محیر العقل ہمآہنگی کے ساتھ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ کوئی عضو ایسا نہیں جو اس لقمے کے اپنے مقصد تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتا ہو۔ (کوثر)

❓ "مختلف جسمانی/نفسی تفاوت (حتیٰ کے anomalies) کیوں؟"

✅ **جواب**: آیت **اصلِ تنوع و ترکیب** بتاتی ہے؛ فردی تفاوت **ابتلاء/حکمت** کے تحت ہے: «لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا» (البقرة، 2:286)؛ شریعت میں **خنثیٰ/Intersex** تک کے احکام ملتے ہیں—وقائع کے مطابق ذمہ داریاں طے ہوتی ہیں۔

⚒️ Stewardship: ← **Self-acceptance** اپنی عطا کردہ ساخت/مزاج کو قبول کر کے اسے **امانت** سمجھیں—بہتری کے قابل جتنا ہو، کریں۔
ہنر/وسائل جیسے *جوڑے گئے ہیں* انہیں **خدمت** میں لگائیں—نہ حسد، نہ غرور۔

🔮 **Design ← Duty** کا اصول: جس رب نے تمہیں **ترکیب** دے کر *Unique* بنایا، وہی تم سے *Unique* خیر چاہتا ہے—اپنی عطا کردہ **ترکیبِ صلاحیت** کو پہچانو، اور اسے **رب کی راہ** میں کھولو۔ ⭕

⚛️ آیت **embryogenesis** اور **phenotypic diversity** کے *اخلاقی اشارات* دیتی ہے—تفصیلی حیاتیات اس کا موضوع نہیں؛ مقصد **شعورِ ذمہ داری** اور **شکر** ہے۔

🕊️ **«اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا← «**
ترجمہ " ←اے اللہ! میری جان کو اس کا تقویٰ عطا کر، اسے پاک کردے—تو ہی اسے سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے؛ تو ہی اس کا کارساز و مولا ہے۔"

9۔ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾

ہرگز نہیں! بلکہ تم (روز) جزا کو جھٹلاتے ہو۔
(بلاغ القرآن)

«أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ»
کیا تم نے اس کو دیکھا جو جزا کو جھٹلاتا ہے؟
(الماعون، 107:1)

«يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ»
پوچھتے ہیں: یومِ دین کب ہوگا؟
(الذاریات، 51:12)

«وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ»
اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے (مکرر تاکید)۔
(المرسلات، 77:15 وغیرہ)

«إِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ»
وہ دراصل اللہ کی آیات سے انکار کرتے ہیں۔
(الأنعام، 6:33)

🔤 **لفظی ترجمہ ← بامحاورہ ترجمہ**

- **كَلَّا** ←ہرگز نہیں/ایسا نہیں
- **بَلْ** ←بلکہ
- **تُكَذِّبُونَ** ← تم جھٹلاتے ہو/جھٹلا رہے ہو
- **بِالدِّينِ** ← جزا کے دن/دینِ حق (یعنی یومِ حساب) کے بارے میں

بامحاورہ "←ہرگز نہیں! بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم جزا (یومِ حساب) کو جھٹلاتے ہو۔"

💡 یہ آیت بتاتی ہے کہ انسان کی گمراہی اکثر **علم کی کمی** سے نہیں، **اخلاقی انکار** سے جنم لیتی ہے: اگر یومِ دین تسلیم ہو جائے تو عمل سنبھل جائے؛ اس لیے نفس اسے جھٹلاتا ہے تاکہ **فجور/خواہش** آزاد رہے۔

← میری سستی کی جڑ اکثر یہی ہے: دل میں **حساب کا یقین** کمزور ہے۔ جب یقین بھر جائے تو *ترجیحات، زبان، مالیات، نیت/چیٹ*—سب بدل جاتے ہیں۔

🖊️ **پیغامِ قرآن ← توحید و قیامت**

اب توحید میں ذاتِ باری کی کنہ ہماری رسائی سے بلند ہے۔ پر قیامت کا یقین قدرا آسان ہے۔ یعنی بندہ اگر یہ یقین رکھ لے کہ میری ذات میری زندگی اوئیں عدم سے وجود میں نہیں آئی، اور نہ ہی اوئیں عدم میں گم ہوجائے گی۔ بلکہ اسے مقصد کے ساتھ وجود ملا ہے۔ ہر سانس، ہر قدم، ہر لفظ ثبت ہو رہا ہے؛ پھر بعث ہو

گا، پیشی ہو گی، میزان قائم ہو گی—نیکی پر انعام، بدی پر سزا۔ جب یہ یقین دل میں جاگزیں ہو جائے تو آدمی کا سارا زاویۂ حیات بدل جاتا ہے: اقتدار نہیں، عدل اس کا شوق بنتا ہے؛ مفاد نہیں، احسان اس کا طریق؛ خودی نہیں، عاجزی اس کی شان؛ تنگی نہیں، ایثار و قربانی اس کی لغت۔

یہ آیت **moral epistemology** پر نکتہ رکھتی ہے: بسا اوقات عقل نہیں، **ارادہ** انکار کرتا ہے—*motivated reasoning*؛ قرآن اسی نفسی میکانزم کو **كَلَّا… تُكَذِّبُونَ** سے بے نقاب کرتا ہے۔

»اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الهُدَى وَالتُّقَى وَالعَفَافَ وَالغِنَى «

ترجمہ " اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور بے نیازی مانگتا/مانگتی ہوں۔" (صحیح مسلم)

کرام کاتبین

10۔ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾

اور یقیناً تم پر (ہم نے) نگہبان مقرر کر رکھے ہیں۔

❶ «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»
"وہ کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان (ہمیشہ) تیار ہوتا ہے۔"
(ق، 50:18)

❷ «إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ»
"جب (اسی انسان کے) دائیں اور بائیں دو لینے والے (فرشتے) بیٹھے نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔"
(ق، 50:17)

❸ «وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً»
"وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر (نگرانی کے لیے) نگہبان بھیجتا ہے۔"
(الأنعام، 6:61)

④ «لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ»
"اس کے آگے اور پیچھے (فرشتوں کے) لگاتار دستے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"
(الرعد، 13:11)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **وَاِنَّ** ← اور بے شک
- **عَلَيْكُمْ** ← تم پر (تمہاری نگرانی میں)
- **لَحَافِظِينَ** ←ضرور نگہبان (لکھنے/محافظت کرنے والے)

بامحاورہ " ←اور یقیناً تم پر (ہم نے) نگہبان مقرر کر رکھے ہیں۔"

💡 یہ آیت **اخلاقی شعورِ نگرانی** بناتی ہے: زندگی ایک کھُلا محضر ہے؛ فرشتے بطور **گواہ + کاتب** موجود ہیں۔

🔮 **انّ + لَ + حافظین**—تین ضربوں کی تاکید ایک **اخلاقی سگنل** ہے :*تم اکیلے نہیں ہو۔*
اس ایک جملے کو اپنا روزانہ **اسکرین سیور** بنائیں ← ہر کلک سے پہلے نظر پڑے، ہاتھ رک جائے۔ ⭕

❓ جب اللہ سب جانتا ہے تو فرشتوں کی تحریر کی کیا ضرورت؟"
✅ **جواب :اقامتِ حجّت/عدالت** کے تقاضے، بندے پر **نرمی/تربیت** (Self-accountability)، اور **نظامِ کونی** میں ذمہ داریوں کی تقسیم—اسی لیے "شہادت" کا نظام رکھا گیا۔

🖊️ **میرے نزدیک یہ اس ســـورۃ کا بنیادی پیغام ہے، کہ تم پر لکھنے والے مامور ہیں۔ یہ زندگی محض ایک test ہے، اور تمہیں بہت باریک بینی سے surveillance پر رکھا گیا ہے۔**

↪ **ســـورۃ الزلزلۃ (8-99:7): "فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ"۔**

11- كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾
(وہ) نہایت معزز لکھنے والے ہیں۔

❶ «أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ»
"کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟ کیوں نہیں! اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس (سب) لکھ رہے ہیں۔"
(الزخرف، 43:80)

❷ «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»
"وہ کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار رہتا ہے۔"
(ق، 50:18)

❸ «إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ»
"جب دائیں اور بائیں دو لینے والے (فرشتے) بیٹھے نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔"
(ق، 50:17)

❹ «وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً»
"وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر (نگرانی کے لیے) نگہبان بھیجتا ہے۔"
(الأنعام، 6:61)

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٢٠
یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے،ان کے کان اور ان کی آنکھیں اوران کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گی.
(فصلت، 41:20)

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٢٤
اس دن جب کہ ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی ان کاموں کی جو کہ یہ لوگ کرتے تھے
(نور، 24:24)

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۔ ٤١
پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بناکر لائیں گے۔
(نساء، 4:41)

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۔ ١٤
پڑھ اپنی کتاب آج اپنا حساب لینے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔
(اسراء، 17:14)

abc لفظی ترجمہ ← بامحاورہ ترجمہ

- **كِرَامًا** ←عزت والے/نہایت معزز

- **کَاتِبِينَ** ←لکھنے والے/اندراج کرنے والے
بامحاورہ " ←(وہ) نہایت معزز لکھنے والے ہیں۔"

💡 "کراماً" بتاتا ہے کہ یہ نگرانی **ہتک/تحقیر** نہیں بلکہ **وقار** کے ساتھ ہے؛ "کاتبین" سے واضح کہ نظامِ جزا **دستاویزی** ہے—محض تاثر نہیں، **لاگ** ہے۔ یوں سزا و جزا **عدل** پر قائم ہوتی ہے۔

← میری دنیا **اوپن کیمرا** ہے—مگر کیمرا **کرام** کے ہاتھ میں ہے: باوقار، غیر جانبدار، اور حق نویس۔ لہٰذا قول و قلم و کلکس سب **مسئول** ہیں۔

❓ **اعتراض"** :جب اللہ خود جانتا ہے تو لکھنے والے کیوں؟"
جواب :اقامتِ حجّت، تعلیمی تربیت (Self-accountability)، اور **شہادت** کا عدالتی نظام—تاکہ بندہ اپنے عمل کا **مُشَاهَد** ریکارڈ دیکھ لے اور عدل مکمل ہو۔

12۔ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ﴿۱۲﴾

وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ۔
(وحیدالدین)

🔤 **لفظی ترجمہ**
- **يَعْلَمُونَ** ←وہ جانتے ہیں/علم رکھتے ہیں
- **مَا** ←جو کچھ/جو بھی
- **تَفْعَلُونَ** ←تم کرتے ہو

بامحاورہ " ←وہ (فرشتے) تم جو کچھ کرتے ہو سب جانتے ہیں۔"

💡 **"Audit Awareness"** کو عبادت بنا لیں: *میں جیسے دیکھا جا رہا ہوں ویسے ہی رہوں*—یہ عین **احسان** کی راہ ہے: **"اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو؛ اگر یہ نہ ہو سکے تو (یقین رکھو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔** ⭕ "

❓ **سوال” :**کیا فرشتے نیت بھی لکھتے ہیں؟”

✅ **جواب :**آیت میں **افعال/اقوال** کی صراحت ہے؛ نیت کا اصل علم اللہ کو ہے: «إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ». مگر صحیح احادیث میں آیا کہ نیت پر اجر/وزر کا فیصلہ **اللہ کے حکم** سے ہوتا ہے—جیسے *”جس نے نیکی کا ارادہ کیا ”*… (بخاری/مسلم)؛ لہٰذا اندراج کا نظام **فعل+قول** پر قائم، اور **نیت** کی قیمت اللہ مقرر کرتا ہے۔

«رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ»

ترجمہ ” ←اے ہمارے رب! ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما—تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے۔ ”

Quran.com

ب) **حدیث کی دعا**

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الهُدَى وَالتُّقَى وَالعَفَافَ وَالغِنَى»

ترجمہ ” ←اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بےنیازی مانگتا/مانگتی ہوں۔Sunnah.com+1 ”

ج) **ادعیۂ اہلِ بیت / مفاتیح الجنان** ← *دعاءِ کُمَیل* (منتخب فقرہ)

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ… الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ… الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ»

ترجمہ ← ” اے اللہ! اُن گناہوں کو بخش دے جو نعمتیں بدل دیتے ہیں… جو دعا کو روک لیتے ہیں… جو امید کا سلسلہ کاٹ دیتے ہیں۔ ”

supplications.al-islam.orgduas.org

د) **اہلِ کتاب (زبور) کی توحیدی دعا**

زبور 19:14“ :اے رب! میرے مُنہ کے یہ الفاظ اور میرے دل کی یہ چُپ سوچ تیرے حضور مقبول ہوں—اے میرے رب اور میرے چھڑانے والے !”

Bible GatewayBible Hub

13۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ﴿۱۳﴾

یقینا نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے۔

(اظھر)

❶ «إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي عِلِّيِّينَ»
"یقیناً ابرار بلند مرتبہ دفتر میں ہوں گے۔"
(المطففين، 83:18)

❷ «إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ»
"بے شک ابرار نعمت میں ہوں گے۔"
(المطففين، 83:22)

❸ «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ»
"بے شک پرہیزگار باغات اور نعمت میں ہوں گے۔"
(الطور، 52:17)

❹ «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ»
"پرہیزگار امن والے مقام میں ہوں گے۔"
(الدخان، 44:51)

❺ «وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا»
"اور ان کے ربّ انھیں نہایت پاکیزہ مشروب پلائیں گے۔"
(الإنسان، 76:21)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **إِنَّ** ← یقینا
- **الْأَبْرَارَ** ← نیکوکار/اہلِ برّ (دل و عمل کے صالح لوگ)
- **لَفِي نَعِيمٍ** ← ضرور نعمت/آسائش (ہمیشگی کی) میں ہوں گے

بامحاورہ ← "یقیناً نیکوکار لوگ نعمت (کے باغات) میں ہوں گے۔"

💡 "ابرار" محض اعمال کی فہرست نہیں؛ **باطن کی برّ +ظاھر کی خیر**۔ "نعیم" صرف مادی نہیں، **امن، قربِ الٰہی، اور سکینت** بھی اس میں شامل ہے۔

❓ **سوال**: کیا 'نعیم' صرف اخروی ہے؟"
جواب: اصل **اخروی** ہے؛ مگر قرآن دنیا میں بھی **طمأنینہ/حُسنِ عاقبت** کو نعمتِ مومن کہتا ہے—اخروی نعیم اس کا کمال ہے۔

📖 “اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے **صالح بندوں** کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا — …” **متفق علیہ**

🕊️

الف) **قرآن کی دعا**
»رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا **مَعَ الْأَبْرَارِ**«
ترجمہ ← “اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، ہماری برائیاں مٹا دے، اور ہمیں ابرار کے ساتھ اٹھا۔ My Islam ”

ب) **حدیثِ نبوی کی دعا**
»اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ **الْجَنَّةَ** وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ«…
ترجمہ ← “اے اللہ! میں تجھ سے جنّت مانگتا/مانگتی ہوں اور ہر ایسی بات/عمل جو اس کے قریب کرے Sunnah ”…

ج) **ادعیۂ اہلِ بیت / مفاتیح الجنان (دعائے کمیل، منتخب فقرہ)**
»اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ«…
ترجمہ ← “ اے اللہ! میں تیری اُس رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا/کرتی ہوں جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے … (گناہوں کی معافی و کرم کی درخواست)Al-Islam.org ”

د) **(زبورPsalm 51:10)**
“اَے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر، اور میرے باطن میں درست روح تازہ کر Bible Gateway ”!

14۔ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿۱۴﴾

اور یقینا فجار جحیم میں ہوں گے۔

(اظھر)

وَاِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ
اور جب جہنم دہکائی جائے گی
(تکویر، 81:12)

«وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ»
"یقیناً جہنم ان سب کا وعدہ کیا ہوا ٹھکانا ہے (جو سرکشی کریں)."
(الحجر، 15:43)

🔤 **وَإِنَّ** ← اور بے شک
- **الْفُجَّارَ** ← کھلے خطاکار/حد توڑنے والے
- **لَفِي جَحِيمٍ** ← ضرور بھڑکتی آگ میں ہوں گے

بامحاورہ " ← یقیناً کھلے خطاکار جحیم (دوزخ کی بھڑکتی آگ) میں ہوں گے۔"

✏️ **یہ وہی "جحیم" ہے جو سورہ کورت میں دھکائی گئی تھی۔**

💡 **فُجّار** ← وہ لوگ جو بندوں کے حقوق چیرتے ہیں؛ اس لیے جحیم صرف "عقیدہ" نہیں، **حقوق العباد** کی پامالی کا **لازم انجام** بھی ہے — تدارک حقوق، جحیم سے پہلی نجات۔

🕊️ **قرآن کی دعا**
«رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا»
"اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے—اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے Quran.comSurah Quran ".

ب) **حدیث کی دعا**
«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ»
"اے اللہ! میں تجھ سے جنّت مانگتا/مانگتی ہوں اور آگ سے پناہ چاہتا/چاہتی ہوںSunnah ".

ج) **ادعیۂ اہلِ بیت**
«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ ... الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ ... الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ»
"اے اللہ! اُن گناہوں کو بخش دے جو نعمتیں بدل دیتے ہیں... جو دعا روک لیتے ہیں... جو امید کاٹ دیتے ہیںDuas ".

د) **اہلِ کتاب (زبور 51:10)**
"اَے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر، اور میرے باطن میں ثابت قدم روح تازہ کر Bible Gateway "!

15۔ يَّصۡلَوۡنَہَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ﴿۱۵﴾

وہ روز جزا اسی میں جھونک دیئے جائیں گے۔

(ذیشان حیدر جوادی)

«فَسَيُصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ»
"وہ عنقریب شعلہ زن آگ میں جھونکا جائے گا۔"
(اللهب، 111:3)

«لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى • الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى»
"اسے صرف بڑا بدبخت جھلے گا، جو جھٹلائے اور منہ موڑے ا"
(الليل، 92:15–16)

«إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا»
"یتیموں کا مال ناحق کھانے والے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب دہکتی آگ میں جھلسیں گے۔"
(النساء، 4:10)

«تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً»
"وہ شدید گرم آگ میں جلایا جائے گا۔"
(الغاشية، 88:4)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **يَصْلَوْنَهَا** ← وہ اسے (آگ کو) بھگتیں گے/جھلیں گے
- **يَوْمَ الدِّينِ** ← جزا کے دن

بامحاورہ ← " وہ جزا کے دن اس (جحیم) میں جھونکے جائیں گے/اسے بھگتیں گے۔"

❓ **سوال" :**محبتِ الٰہی اور 'نار' ساتھ کیسے؟"

✅ **جواب :**محبتِ الٰہی **عدل** کے ساتھ ہے؛ مظلوم کا حق لوٹانا، ظالم کو روکنا محبت ہی کا تقاضا ہے—اسی لیے یومِ دین **انصافِ کامل** ہے۔

📖 **حدیثِ مُفلِس "** :**مفلس** میری اُمت میں وہ ہے جو نماز/روزہ/زکاۃ لے کر آئے مگر (لوگوں کی) گالی، بہتان، خون، مال خوری… لے آیا؛ پھر اس کی نیکیاں مظلوموں کو دی جائیں گی… پھر اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو اُن کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے **اور اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔**" — صحیح مسلم 2581؛ نیز ترمذی 2418۔ Sunnah+1

📖 **"جس نے ظلم کیا ہو** ...قیامت سے پہلے ہی معافی مانگ لے، ورنہ اس کے حسنات لے لیے جائیں گے، ورنہ مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے (آخرت کی سزا)۔" — بخاری 2449۔ Sunnah

🕊

(الف) قرآن کی دعا

»رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً **وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ**« — »اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی، آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا لے۔ Quran.com "

(ب) حدیث کی دعا

»مَن سَأَلَ اللَّهَ الجَنَّةَ ثَلَاثًا قَالَتِ الجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ«.

"جو شخص تین بار جنّت مانگے، جنّت عرض کرتی ہے: اے اللہ! اسے داخل فرما؛ اور جو تین بار آگ سے پناہ چاہے، آگ عرض کرتی ہے: اے اللہ! اسے آگ سے بچا دے۔ Sunnah+1 "

(ج) ادعیۂ اہلِ بیت (*دعائے کمیل*) منتخب فقر

»فَهَبْنِي يَا إِلَهِي ...**صَبَرْتُ عَلَى حَرِّ نَارِكَ** فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى كَرَامَتِكَ؟« — "میرا رب! مان لو کہ میں تیری آگ کی گرمی پر صبر کر لوں، پھر میں تیری کرامت کی نظر سے محرومی پر کیسے صبر کروں؟ Duas+1 "

(د) (زبور) — *زبور 51:10* "اَے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر، اور میرے باطن میں ثابت قدم روح تازہ کر!" — آگ سے نجات کی اصل: **دل کی تطہیر**۔

16۔ وَ مَا ہُمۡ عَنۡہَا بِغَآئِبِیۡنَ ﴿۱۶﴾

اور وہ اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔

(بلاغ القرآن)

● »كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا...«

"جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے، انہیں پھر اسی میں لوٹا دیا جائے گا..."

(السجدة، 32:20)

❷ «كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا...»
"جب بھی غم کے مارے اس سے نکلنا چاہیں گے، پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے..."
(الحج، 22:22)

❸ «لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ...»
"نہ ان پر فیصلۂ موت ہوگا کہ مر جائیں، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا۔"
(فاطر، 35:36)

❹ «إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ • لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ...»
"مجرم جہنم کے عذاب میں رہیں گے، ان پر ہلکا نہ کیا جائے گا..."
(الزخرف، 43:74–77)

❺ «فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا»
"پس چکھو! ہم تمہاری بڑھوتری صرف عذاب میں کریں گے۔"
(النبأ، 78:30)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **وَمَا هُمْ** ←اور وہ ہرگز نہیں
- **عَنْهَا** ←اس (آگ) سے دور/غائب
- **بِغَائِبِينَ** ←بننے والے/بچ نکلنے والے

بامحاورہ ← "اور وہ (جہنم) سے ہرگز غائب/بچنے والے نہیں ہوں گے (کوئی راہِ فرار نہیں)۔"

💡 ابرار کے **نعیم** (آیت 13) کے مقابل فجّار کے **جحیم** (آیت 14–15) کی تصویر مکمل کر کے یہ آیت **انکارِ فرار** بجاتی ہے: *نہ رخصت، نہ چھوٹ*—حساب کے دن عذاب سے *کوئی غیبت نہیں*۔

📖 نہج البلاغة (خطباتِ وعظ): امیرالمؤمنینؑ کا یومِ حساب پر خطبہ—
"وَ لِكُلٍّ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَةِ، وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ كُلَّ وَلَدٍ سَيُلْحَقُ بِاُمِّهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَ اِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّ لَا حِسَابَ، وَ غَدًا حِسَابٌ وَّ لَا عَمَلَ." —
" تو تم فرزند آخرت بنو اور ابنائے دنیا نہ بنو۔ اس لئے کہ ہر بیٹا روزِ قیامت اپنی ماں سے منسلک ہو گا۔ آج عمل کا دن ہے اور حساب نہیں ہے اور کل حساب کا دن ہو گا، عمل نہ ہو سکے گا۔"
(نہج البلاغہ/خطبہ 42).

17۔ وَ مَآ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۱۷﴾

اور تمہیں کیا معلوم کہ یومِ جزا کیا ہے۔

(ج پ ٹ)

❷ «وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ»
“اور تمہیں کیا خبر کہ الحاقّہ کیا ہے!”
(الحاقّة، 69:3)

❸ «وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ»
“اور تمہیں کیا معلوم سقر کیا ہے!”
(المدثر، 74:27)

❹ «وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ»
“اور تمہیں کیا خبر کہ قارعہ کیا ہے!”
(القارعہ، 101:3)

❺ «وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ»
“اور تمہیں کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے!”
(القدر، 97:2)

🔍 **أدرى يُدري** (إدْراء) ← مکمل خبر دے دینا/واقف کر دینا۔

- اسلوب **“ما أدراك** ← ”*تعظیمِ شأن + تہویل*“ (سامع کو ہلا دینے کے لیے)، اور اکثر کے بعد **بیان/توضیح** بھی آتی ہے (جیسے 82:18–19)۔
- **الدِّين** ←بدلے/حساب کے دن کی مکمل عدالت (یوم الحساب/یوم الجزاء)۔

❓ **سوال :**اگر ”کیا معلوم“ کہا گیا تو پھر انسان کو کیا کرنا ہے؟

✅ **جواب“ :**ما أدراك” کا مقصد **ہیبت** پیدا کرنا ہے، نہ کہ جہالت ثابت کرنا۔ قرآن نے کافی نشانیاں/نتائج بتا دیے (ترازو، صحائف، گواہی…) تاکہ انسان **عملی تیاری** کرے، نہ کہ وقت ”کیسے/کیوں“ میں گم ہو۔

⚛ یہ آیت **moral salience** بڑھاتی ہے: جب انجام غیرمعمولی/ہیبت ناک فریم میں دیکھا جائے تو **فیصلہ سازی** سنجیدہ ہوتی ہے — یہی *behavioral priming* قرآن ایمانی قوّت سے انجام دیتا ہے۔

18۔ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾

پھر (سنو!) تمہیں کیا معلوم کہ یومِ جزا کیا ہے۔

(ج پ ٹ)

💡 میری نجات کے لیے یہی شعور کافی ہے کہ **حساب یقینی ہے**—تفصیل خدا کے سپرد، تیاری میری ذمہ داری۔

19۔ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ؕ وَ الْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾٪

(وہ) دن جس میں کوئی جان کسی (دوسری) جان کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھے گی؛ اور اس دن حکم بس اللہ ہی کا چلے گا۔

(ج پ ٹ)

❶ «وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ...»
“اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی جان کے کچھ کام نہ آئے گی، نہ اس سے سفارش قبول ہوگی...”
(البقرة، 2:48)

❷ «يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ • إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ»
“وہ دن جب نہ مال نفع دے گا نہ بیٹے؛ مگر جو اللہ کے حضور پاک دل لے کر آئے۔”
(الشعراء، 26:88–89)

❸ «لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ»
“آج بادشاہی کس کی ہے؟ اللہ واحد قہار کی!”
(غافر، 40:16)

❹ «قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا»
“کہہ دو: ساری سفارش اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔”
(الزمر، 39:44)

❺ «إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ»
“(سفارش نفع نہ دے گی) مگر اسی کو جس کو رحمن اجازت دے گا۔”
(طه، 20:109)

🔤 لفظی ترجمہ

- **یَوْمَ** ←(اس) دن
- **لَا تَمْلِكُ** ←اختیار/قدرت نہ ہوگی
- **نَفْسٌ لِّنَفْسٍ** ←کسی جان کو کسی دوسری جان کے لیے

- **شَيْئًا** ←ذرّہ برابر بھی
- **وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ** ←اور حکم/فرمانروائی اس دن صرف اللہ ہی کے لیے ہوگی
بامحاورہ ← "(وہ) دن جس میں کوئی جان کسی (دوسری) جان کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھے گی؛ اور اس دن حکم بس اللہ ہی کا چلے گا۔"

💡 اپنی نجات کا معاملہ **دوسروں پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔** رشتے، تعلقات، شہرت—سب بیکار؛ بس **قلبِ سلیم، عدل، احسان** اور **رحمتِ الٰہی**۔

❓ **اعتراض" :**جب 'کوئی کسی کا کچھ نہیں کر سکتا' تو شفاعت کیسے؟"
جواب :آیت **ذاتی جواب دہی** اور **ہر خودساختہ سہارے** کی نفی کرتی ہے؛ قرآن نے خود واضح کیا کہ **سفارش اسی کو نفع دے گی جس کے لیے رحمن اجازت دے** (طٰہ 20:109؛ الزمر 39:44)۔ یعنی شفاعت **اذنِ الٰہی** کے تحت ہے، **متبادل اقتدار** نہیں۔

⚒️ **عملی پہلو (آج کے دور پر اطلاق)**
- **Nepotism Detox** ← فیصلے حق/اہلیت پر؛ رشتہ/حزبیت چھوڑ دیں۔
- ← **Self-Audit** روزانہ "میں نے کیا آگے بھیجا؟ کیا پیچھے چھوڑا؟(82:5) "
- **حق العباد** ← جو ظلم/قرض/امانت باقی ہے، دنیا میں نمٹا دیں—وہاں کوئی "سیٹلمنٹ ڈیل" نہیں۔

⚛️ آیت **موراں ذمہ داری** کے "*no externalities*" اصول کو آخری حد تک لے جاتی ہے: **نتائج شخصی ہیں**؛ سسٹم/گروہ/پاور آخرت کے **claim** نہیں کر سکتے۔

🔮 یہ آیت سورۃ الفاتحہ کے جملے »**مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ**« کی **تفسیرِ عملی** ہے: ملکیت بھی اسی کی، **امر** بھی اسی کا—لہٰذا بندگی/عدل ہی راستہ ہے۔

📖 **"اے قریش کے لوگو! اپنے آپ کو بچاؤ! میں اللہ (کے عذاب) سے تمہیں نہیں بچا سکتا اگر تم اس کی نافرمانی کرو۔**
اے بنی عبدِ مناف! میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔
اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔
اے صفیہ (رسولِ اللہ ﷺ کی پھوپھی)! میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔

اے فاطمہ بنتِ محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو، لیکن میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔" **(Bukhari:4771)**

📖 **»مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ«.**
جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے حسب و نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔
(امام علیؑ، نہج البلاغہ، حکمت 22)

🤲🏻

الف) قرآن کی دعا
»رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ«
ترجمہ: "اے رب! ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اور اپنی طرف سے رحمت عطا فرما—تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے۔"

ب) حدیث کی دعا
»اللَّهُمَّ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ«
ترجمہ: "اے اللہ! مجھے ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔"

ج) ادعیۂ اہلِ بیت / *دعائے جوشنِ کبیر*
»سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الغَوْثَ الغَوْثَ، **خَلِّصْنِي مِنَ النَّارِ يَا رَبّ**«
ترجمہ: "تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں؛ فریاد! فریاد! اے رب! مجھے آگ سے نجات دے!"

درس سورۃ

ایک نگاہ سے دیکھا جائے تو "سورہ تکویر" میں اللہ تعالٰی نے قیامت کی ہولناکیوں کے ذکر کے بعد، اللہ تعالٰی نے بتایا کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، کسی شیطان کا قول نہیں، اِن ہُوَ اِلَّا ذِکرٌ لِّلعٰلَمِینَ ﴿۲۷﴾، پھر تم کہاں بھاگے جا رہے ہو؟ فَاَینَ تَذہَبُونَ ﴿۲۶﴾، بھاگو گے تو اپنا ہی نقصان کروگے اور کسی کا نہیں۔

یعنی اس وحیِ قرآن پر ایمان لانا پہلا درس ہے۔

پھر ہم نے سورہ انشقاق کی اسٹڈی کی، اللہ تعالٰی نے بتایا کہ اس قیامت کے دن تمہیں دوبارہ جی اٹھنا ہے، اور حساب ہونا ہے، اور تو majorly دو گروہوں میں بٹ جائو گے، ایک نیک / دائیں ہاتھ ہوالے، ایک بد / پشت سے نامہ اعمال لینے والے، نیکوکاروں کا حساب آسان ہوگا، پر بدکار تمنا کرے گا کہ اسے موت آجائے۔ فَبَشِّرہُم بِعَذَابٍ اَلِیمٍ ﴿۲۴﴾ انہیں عذاب الیم کی خوش خبری سنائو۔

سواء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عملِ نیک انجام دیا، -

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ﴿۲۵٪﴾

دوسرا درس تھا، مر کر دوبارہ اٹھو گے، اور حساب ہوگا۔

اب کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہوسکتا کہ کیسے پتا چلے گا کہ میں نے کونسے عمل سرانجام دیے...

اسکا جواب پھر اللہ تعالٰی نے اس سورہ انفطار میں تفصیل سے دیا۔

كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿١١﴾

لکھنے والے، تمہارے ســـاتھ ہر وقت لگے ہوئے ہیں، اور ہر عمل اور ہر لفظ لکھ لیتے ہیں۔ وہ ســـب جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ يَعلَمُونَ مَا تَفعَلُونَ﴿١٢﴾... اس لیے ہوشیاری!

الحمد للہ رب العٰلمین

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اظهر حسین ابڑو (اللهم اغفر له وارحمه)

11-سیپٹبر، 2025